# ضمیمہ

## تاریخ اقوام پونچھ جلد دوم

# قریشی، فاروقی، موضع سُولی خاص جاگیر سدھرون

اس برادری کے مُرسلہ شجرہ جات نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالغفور جو دہلی سے کشمیر آیا وہ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ کی 69 ویں پشت میں تھا۔ مولوی محمد حسین جو عبدالغفور کی پانچویں پشت میں تھا وہ چکار (اوڑی) سے ہوتا ہوا راجہ عبدالرزاق والئی پونچھ کے زمانہ 1155ء کے قریب ) پونچھ کے موضع سُولی خاص میں آ کر آباد ہو گیا۔ اُس زمانہ میں لکھے پڑھے لوگوں کی بڑی قدر تھی۔ عبدالرزاق خاں نے اس کو کچھ رقبہ گزارا حق اسامی اور کچھ جاگیر سولی خاص میں عطا کر دی۔ اور اپنی زمینداری اور پرہیز گاری کی وجہ سے محمد حسین نے قرب و جوار کے دیہات میں امامت بھی لے لی ۔ اس کی اولاد سے میاں عبدالشکور و حافظ عبداللطیف یکے بعد دیگرے جاگیر اور منصب امامت پر متصرف رہے۔ حافظ صاحب کے دو فرزند تھے۔ میاں تاج محمد جو وراثت آبائی پر قابض رہا۔ دوسرا میاں شرف الدین جو دیگ دار بلدیالاں کے رقبہ نکر کوٹ میں جا کر آباد ہو گیا۔ اس خاندان کے افراد جاگیر اور بیرون جاگیر کے دیہات میں جہاں کہیں گئے دینی علم اور درس و تدریس کی وجہ سے امامت کا کام بھی کرتے رہے۔ اور ان کا یہ پیشہ آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہا

بگا خان۔ فقیر خان ولد جمعہ خان۔

## موضع تیتری نوٹ میں:

رست خان ولد کالا خان۔ بگا خان۔ تھبڑ خان ولد میرو خان قابل ذکر ہیں۔

تصنیف کتاب کے دوران میں مہتا خان معافی دار ولد محمد بخش انتقال کر گیا ہے۔ اس کے فرزند اکبر دین خان اور خان محمد خان وغیرہ موجود ہیں۔ جبکہ بگی خان ولد فضل خان فوت ہو چکا ہے۔ اس کے فرزندان صاحب دین کان فتح محمد خان۔ سائیں وغیرہ موجود

ہیں۔دتو خان ولد بہاول کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔اس کے فرزند دوست محمد خان وغیرہ زندہ ہیں۔

ان برادریوں کے رشتے اقوام بدھن، اعوان اور بینس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کی مردم شماری چھ سات ہزار سے بھی زیادہ بیان کی جاتی ہے۔لیکن قریباً سب ناخواندہ اور بے علم ہیں۔اگر چند افراد لکھے پڑھے ہیں بھی تو پرائمری سے آگے نہیں بڑھے۔البتہ اب کئی طلباء اس قوم کے زیرِ تعلیم ہیں۔اس قوم کے کئی افراد ملٹری میں یا تو ملازم ہیں یا ملازم رہ چکے ہیں۔یہ تمام برادریاں زراعت پیشہ ہیں۔

......☆......

# جنہال قوم مغل کے چند مشاہیر

جنہال قوم کی وجہ تسمیہ اور اس کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ جلد اول کے صفحات 313 تا 325 میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔

اس قوم کے جو مشاہیر ہیں وہ علاقہ انگریزی میں ہیں یا علاقہ پونچھ کشمیر میں ان کا مختصر سا ذکر بھی درج ہے۔ لیکن بعد میں کچھ اور تفصیلی حالات جنہال مغل مشاہیر کے معلوم ہوئے ہیں وہ بھی درج کیے جاتے ہیں۔

1۔ منشی خان۔ محمد خان۔ انہی کے سر اپنی قوم کی بیداری کا سہرا ہے۔ ان کو صرف اپنی قوم کی سود/ بہبودی کا خیال نہیں بلکہ مدرس اور معلم الاخلاق ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے وطن کے ہر طبقہ اور ہر گروہ کے بہی خواہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دوسری اقوام میں بھی وہ عزت ووقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے علاقہ میں جو دراصل اپنی بے حسی کی وجہ سے جہالت آباد تھا علم کی مشعل روشن کی ہے۔ گذشتہ جنگ یورپ میں بھی انہوں نے دامے درمے اور قدمے وسخنے ہر قسم کی مدد دے کر نیک نامی حاصل کی تھی۔

آپ ہی کی توجہ اور کوشش اور جانفشانی سے آپ کی قوم بھی جنگی اقوام میں شامل کی گئی ہے۔

2۔ ڈاکٹر فقیر محمد خان ایم بی بی ایس۔ ڈاکٹر صاحب مشہور مخدوم ملک وقوم منشی خان محمد خان کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ ہی علاقہ پونچھ کے سب سے پہلے طالب علم ہیں۔ جنہوں نے ہائی سکول پونچھ سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور پھر ریاست میں سب سے اول رہے تھے۔ آپ کی قابلیت ولیاقت کی بنا پر سری راجہ جگت دیو

سنگھ جی آنجہانی نے آپ کو بی اے اور بی ایس سی کی تعلیم کے لیے وظیفہ عطا فرما کر آپ کی آئندہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ اسلامیہ کالج پشاور سے آپ نے یہ دونوں امتحان تعریف کے ساتھ پاس کیئے۔ اس کے بعد آپ کو میڈیکل تعلیم کے لیے سرکار پونچھ سے وظیفہ ملتا رہا۔ جہاں سے آپ نے تعلیم مکمل کی ہے۔ 23 جون 1938ء کو فارغ التحصیل ہو گئے۔ آپ اس وقت صدر ہسپتال پونچھ کے میڈیکل افسر ہیں۔ اور توقع ہے کہ اپنی قابلیت اور ہر دلعزیزی اور اپنے حسن اخلاق کی بدولت کسی وقت پونچھ کے چیف میڈیکل افسر بھی ہو جائیں گے۔

(3) منشی عبداللہ خان۔ ان کا ذکر منشی خان محمد خان اور ان کے فرزند ڈاکٹر فقیر محمد خان کی طرح جلد اول میں بھی ہو چکا ہے۔ آپ بتیس سال تک محکمہ مال میں ایک نیک اور متدین افسر رہے ہیں اور گرد اور قانون گوئی کے معزز عہدہ سے آپ ریٹائر ہوئے۔ آپ اپنی نیک کمائی اور اپنے حاصل کیئے ہوئے دینی علم سے اکثر لوگوں کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے گذشتہ جنگ عظیم یورپ میں جو مدد سرکار کو دی تھی اس کے صلہ میں آپ کو سرٹیفکیٹ کے علاوہ چھتیس روپے کا انعام بھی ملا تھا۔

(4) عمل محمد خان ریز ردی۔ جو شیر خان ساکن سہر کا اکلوتا فرزند ہے اس نے منشی خان محمد خان کی زیر ہدایت اپنی قوم کی فوجی بھرتی میں بڑا کام کیا ہے۔ اس نے جنہالوں کو مغل قوم ثابت کرانے میں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی اور جموں کے علاقہ سے کئی پرانے بندوبستوں کے کاغذ نکلوائے۔ اور حکام علاقہ کو جنہالوں کے مغل ہونے کا یقین دلایا۔ اس کی یہ قومی جدوجہد جنہال قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

(5) میجر حوالدار سید محمد خان۔ آپ گورنمنٹ برطانیہ کی فوجی ملازمت میں دور دراز تک رہ کر اب پنشن پر ہیں۔ آپ کی جوانمردی اور شجاعت آپ کے چہرے سے ابھی تک ظاہر ہو رہی ہے۔

(6) خان محمد خان ساکن گام کوٹلی۔ آپ نے پندرہ سال تک فوجی ملازمت بڑی نیک نامی سے کی۔ اب پنشن پر ہیں۔ بہادری کا تمغہ بھی جنگ عظیم میں آپ کو ملا ہے دینی علوم کا بھی بہت شوق ہے۔

# سُدھن

سدھن قوم کی تفصیلات تاریخ اقوام پونچھ جلد اول کے صفحات 737 تا 768 میں درج ہیں۔ ہورنہ میرا تحصیل باغ کے سندھنوں میں (سردار) مستانہ خان (وفات 23 دسمبر 1937ء) ایک مشہور شخص تھے۔ ان کے تین فرزند ہیں۔ سب سے بڑے (سردار) گل خان تھے جو 1930ء سے 1932ء تک پونہ میں ملازم رہے۔ وہیں سے شادی کر کے وطن واپس آرہے تھے کہ راولپنڈی میں چند روز علیل رہ کر انتقال کر گئے۔ آپ کی لاش پھگواڑی تک بذریعہ لاری اور وہاں سے مورنہ میرہ تک مزدوروں پہنچائی گئی۔ آپ کے حسب ذیل تین فرزند ہیں۔ محمد لطیف خان عمر دس بارہ سال زیر تعلیم۔ محمد رفیق خان و محمد شریف خان گل خاں مرحوم کے منجھلے بھائی کا نام (سردار) سمندر خان ہے۔ وہ بھی پرائیویٹ ملازمت کرتے ہیں۔ ان کے تین لڑکے ہیں۔ محمد اریف خان عمر پانچ سال۔ محمد اسلم خان، محمد اسحاق خان۔ گل خان مرحوم کے سب سے چھوٹے بھائی کا نام (سردار) عنایت خان ہے۔ 26 سال کے نوجوان ہیں اور ملکی و قومی کاموں میں حتیٰ الوسع نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ پرائمری تک چڑھے ہوئے ہیں۔ اور حالات زمانہ سے خوب باخبر ہیں۔ آپ کے دو لڑکے ہیں۔ محمد حنیف خان عمر سات سال اور سید محمد خاں۔ راجہ رستم علی کے زمانہ میں موضع گورسائی سے ترک سکونت کر کے گوتھل چلے آئے۔ بخشی سدانند اس زمانہ میں ایک با اقتدار سرکاری عہدہ دار تھا۔ اس نے اس کو مدبر اور کارکن دیکھ کر مختار و کاردار بنالیا۔ یہ اپنے علاقہ میں بعض خانگی فیصلہ جات کے لیے سرپنچ بھی مشہور تھا۔ اس کے چار فرزند حسب ذیل تھے: خیر محمد۔ شرفو۔ امام قلی۔ علیا۔ یہ چاروں بھائی وجیہہ جوان تھے۔ انہوں نے غیر آباد حصہ کو توڑ توڑ کر زراعت کے قابل بنایا۔ جب ڈوگرہ خاندان کا زمانہ آیا تو اس شاخ کے افراد

پھر بھی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔انہی ایام میں چودھری بلی محمد جو اپنی برادری میں مقتدر ہستی سمجھے جاتے تھے۔نمبردار مقرر ہو گئے۔اور انہوں نے بھی نئی اسامیاں لا کر اس کو رونق دی۔دوران بندوبست میں اس برادری سے چودھری فتح محمد نمبردار تھا۔

اس برادری کے یہاں 17 گھر یک جدی ہیں۔جو سب زراعت پیشہ ہیں۔جنگ عظیم میں بھی اس برادری سے چند لوگ فوج میں بھرتی ہوئے۔جن میں غلام محمد پلٹن نمبر 101 اور حشمت پلٹن نمبر 33 قابل ذکر ہیں۔حشمت محاذ یورپ فرنٹیر میں سندات کے علاوہ کئی تمغے بھی حاصل کر چکا ہے۔ان لوگوں میں تعلیم کا فقدان ہے۔صرف محمد اکبر خواندہ اور چودھری رحم بخش اچھا منشی لکچرار ہے۔اس برادری میں مزید قابل ذکر اصحاب حسب ذیل بتائے گئے ہیں۔مقدم صدر دین نمبردار، مقدم صدیق۔فضل دین۔رسمت۔کریم بخش۔قادر بخش۔فقیر محمد۔میر محمد۔فقیر محمد ثانی۔نورا۔فقیرنا۔شیرا۔کریم۔مٹھا۔قادر بخش۔منگا خان میرا۔اسی موضع میں ایک اور برادری بھی ہے جس میں گلا بھروال کا گھر قابل ذکر ہے۔اس کے آباؤ اجداد پسوال برادری کے وارث اعلیٰ کے ہمراہ گوتھل آئے تھے۔اب گلا یہاں حق اسامی دار اور زراعت پیشہ ہے۔فقیر، دراجہ اس کے دو فرزند موجود ہیں۔

اس برادری کے مورثان اعلیٰ عبدالکریم و عبدالرحیم کالس برادری پسوال گجر برادری کے بعد گجرات پنجاب سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔اس زمانہ میں وزیر روح عبداللہ خان پونچھ کا حاکم تھا۔چودھری خیر محمد کالس کے ہاں عبدالرحیم پسوال نے اپنے فرزند شیرا کی شادی کر کے اس برادری سے رشتہ پیدا کر لیا۔عبدالکریم کی ذریات میں سے دیدار بخش، عمر بخش، نور عالم اچھے رقبہ اراضی کے حق اسامی دار ہیں۔اور عبدالرحیم کی ذریات سے اکبر، صاحب دین اور فقر دین موجود ہیں۔مقدم امام بخش اپنی برادری میں ممتاز ہے۔اور یہ وسیع اراضی کا حق اسامی دار ہے۔اس کے فرزند قادر بخش اور مٹھو اور اس کا برادر زادہ مہر دین قابل ذکر ہیں۔

کالس اور پسوال کی وجہ تسمیہ وغیرہ کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ کی جلد اول کے صفحہ 464, 465 میں بالتفصیل ہو چکا ہے۔

# منگرال راجپوت

منگرال قوم کا بیان ہے۔ کہ کئی صدیاں گذریں۔ منگریال کے نام سے ایک راجپوت راجہ راج کیا کرتا تھا۔ اس کی اولاد اسی کے نام پر منگرال مشہور ہے۔ اس کی تیسری پشت میں سہنس پالی نام ایک راجہ مسلمان ہوگیا۔ منگرال قوم میں جو مسلمان ہیں۔ اور تحصیل کوٹلی میں آباد ہیں وہ اسی کی اولاد سے ہیں۔ منگرال مسلمان کچھ ضلع راولپنڈی میں بھی آباد ہیں۔ اور اسی ضلع کے موضع گلی کھدیاں میں اس قوم کے دو نمبردار بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

تاریخ راجگان جموں وکشمیر میں بھی صفحہ 78,13 پر اس قوم کا ذکر ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منگرال مسلمان کسی زمانہ میں بڑے صاحب اقبال رہے ہیں۔ چنانچہ اسی تاریخ کا صفحہ 13 مظہر ہے کہ تحصیل کوٹلی میں ابتدا خاندان منگرال کی حکومت تھی جو مذہب کے لحاظ سے مسلمان تھا۔

1866ب یا 1867ب کا ذکر ہے جب مہاراجہ گلاب سنگھ ابھی راجہ گلاب سنگھ بھی نہ کہلاتے تھے بلکہ میاں گلاب سنگھ کہلانے سے بھی پہلے گلابو کے نام سے مشہور تھے۔ اوران کی مالی حالت یہاں تک کمزور تھی کہ ان کے والد کشوراسنگھ نے اپنے علاقہ کے ساہو کار۔ دولوشاہ سے رقم ادھار لے کر گلاب سنگھ اور دھیان سنگھ ہر دو فرزندان کو دو گھوڑے معہ سازوسامان خرید کردئے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس ملازمت کے لیے بھجوایا تھا۔ انہی ایام میں میاں گلاب سنگھ میاں موٹا سے ناراض ہوکر کوٹلی آگئے۔ اور راجہ سلطان خان والئی کوٹلی کے ملازموں میں شامل ہوگئے تھے۔ اوراپنی شجاعت و مردانگی کی بدولت راجہ سلطان خان کے منظور نظر تھے۔ لیکن ان کا طائراقبال چونکہ پر لگا کر اڑ رہا تھا اور تقدیر نے انہیں مہا

راجہ رنجیت سنگھ کا مدبر جرنیل بنانا تھا، اس لیے کوٹلی کا چھوٹا سا ملک ان کی قابلیت اور شہرت کی وسعت کو اپنے دامان تنگ میں سما سکنے سے مجبور ہو گیا۔

جب جموں کی دیگر کوہستانی ریاستوں کی طرح ریاستوں کی طرح سکھوں نے کوٹلی کو بھی فتح کر لیا تو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ڈوگرہ برادران میں سے جو بڑھتی دولت کی طرح روز بروز ترقی کر رہے تھے یہ ملک راجہ دھیان سنگھ کو دے دیا۔ اور جب راجہ دھیان سنگھ کو 1841ء میں سندھا نوالیوں نے بمقام لاہور قتل کر دیا تو یہ ملک رفتہ رفتہ جموں کے ساتھ شامل ہو کر مہاراجہ گلاب سنگھ کی عمل داری میں شامل ہو گیا۔

اس افراتفری کے زمانہ میں منگرال قوم کے کئی لوگ کوٹلی سے باہر چلے گئے۔ اور چونکہ پونچھ نزدیک تھا اس لیے لوگ پونچھ کے مختلف مقامات میں پھیل گئے۔ اب بھی تحصیل پلندری اور تحصیل حویلی میں منگرال مسلمان کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ کوٹلی جو اس وقت جموں کے ضلع میر پور کی ایک مشہور تحصیل ہے اسی قوم کے نام پر کوٹلی منگرالاں کہلاتی ہے۔

راجہ سہنس پال کے جس کا قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے چار فرزند تھے۔ ان میں سے تین کی اولاد کوٹلی میں ہے۔ اور سب سے بڑے فرزند دنخاں کی اولاد کوٹلی کے علاوہ علاقہ پونچھ میں بھی ہے۔ دان خان کی پانچویں پشت میں گگو خان نام گزرا ہے۔ تحصیل کوٹلی کا موضع گگوناڑہ گگو خان ہی کے نام سے آباد ہے۔ گگو خان کے تین فرزند تھے۔ (1) زر بخش خان اور تیسرا الکھ برس خان جن کی اولاد کوٹلی میں موجود ہے۔ منجھلے بیٹے کا نام فتح خان ہے۔ اس کے دو فرزند تھے۔ کلیا خان جس کی اولاد کوٹلی میں ہے۔ دوسرے کا نام گوند خان ہے۔ گوند خان کوٹلی سے نقل مکانی کر کے انگریزی علاقہ میں جا کر آباد ہو گیا اور وہیں اس کے ہاں کوہڑ خان اس کا فرزند پیدا ہوا۔ جو بالغ ہو کر علاقہ پونچھ میں چلا آیا۔ وہاں اس نے بنجر زمین آباد کر کے ایک گاؤں اپنے نام پر کوہڑی آباد کیا۔ جو اب تک علاقہ رام پتن میں آباد اور موجود ہے۔ وہیں اس کی قبر بھی ہے۔

کوہڑ خان کی چوتھی پشت میں لشکری خان کے تین فرزند تھے۔ (1) پہاڑ خان

جس کی اولاد پونچھ کی تحصیلات پلندری اور باغ میں ہے۔ دوسرے فرزند دیول خان کی اولاد انگریزی علاقہ تحصیل کہوٹہ کے موضع بھتیاں میں آباد ہے اور تیسرے فرزند بھارا خان کی اولاد علاقہ پونچھ وعلاقہ انگریزی دونوں جگہ آباد ہے۔

اس قوم میں تعلیم کا بہت کم رواج ہے۔ تاہم ہمسایہ اقوام کی دیکھا دیکھی اب اس قوم میں بھی تعلیم کا شوق ہو رہا ہے۔ اور پرائمری اور چند ایک مڈل پاس بھی سنے جاتے ہیں۔ یہ قوم عام طور پر زراعت پیشہ ہے۔ لیکن اس کے اکثر افراد فوجی ملازمت بھی کرتے ہیں۔ چونکہ اس تحصیل میں اس قوم کی تعداد کم ہے اس لیے نمبرداری سے یہ قوم محروم ہے۔ مگر تحصیل حویلی میں جہاں اس قوم کی آبادی کافی ہے اس قوم کے چند ایک نمبردار موجود ہیں۔

بندوبست 62ب اور اس کے بعد کے کاغذات مال میں یہ قوم منگرال کے نام ہی سے درج ہے۔ اس قوم کا رشتہ ناطہ اپنی قوم کے سوا اور کسی برادری سے نہیں ہوتا۔

یہ قوم تحصیل پلندری کے مواضعات ذیل میں آباد ہے۔ رام پتن۔ منگ اندروٹ۔ دھڑہ۔ ہر موضع کے چند افراد کے نام ذیل میں درج ہیں:

منگ کالو اور سُگا دو بھائی تھے۔ سُگا کے فرزندان موٹھو خان وصلاح محمد خان منگ تھے۔ موٹھو خان کے فرزند امام دین امیر اور حسن دین موجود ہیں۔ اور صلاح خان کے بیٹے کا نام لعل دین ہے۔ کالو کے تین فرزند تھے۔ فقیر خان، حشمت خان وفضل دین خان۔ ان میں فقیر خان کی اولاد حسب ذیل ہے۔ عبداللہ خان مرحوم۔ عبدالحسین وغلام حسین لاولدان۔ عبداللہ خان مرحوم کا فرزند محمد حسین خان خواندہ موجود ہے۔ حشمت خان کی اولاد حسب ذیل ہے۔ عبدالغنی خان۔ علم دین۔ خان مظفر دین خان۔ عبدالغنی خان کے فرزندان لال دین خان۔ محمد دین خان۔ محمد صدیق خان۔ عبدالمجید خان موجود ہیں۔ علم دین خان 18 سال چار ماہ تک فوجی ملازم رہ کر 4/6 رائفلز سے پنشن پر آ گیا ہے۔ اس کے فرزند کا نام محمد سعید خان ہے۔ کالو کے تیسرے فرزند فضل دین خان کی اولاد حسب ذیل ہے۔ پنشنر سید محمد خان 76 پنجابی رجمنٹ کوارٹر ماسٹر حوالدار۔ غلام محمد خان خواندہ۔ آر۔ ایف اے۔ این

ڈبلیو باتری چھاؤنی لکھنو۔ محمد شفیع خان ریلا دخوشی محمد خان حوالدار چھاؤنی ستھرا باتری نمبر 1 آر۔ ایف۔ اے معہ فرزندش محمد انور خان۔ ان میں پنشنر سید محمد خان کے فرزندوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ محمد ابراہیم خان۔ محمد عزیز خان۔ محمد ایوب خان۔ محمد امین خان منگ کی منگرال برادری میں فضل دین خان اوران کے دونوں فرزندان پنشنر سید محمد خان اور حوالدار کورٹ مارشل غلام محمد خان سرکردہ سمجھے جاتے ہیں۔ لشکر محمد خان ولد غلام علی خان۔

## موضع دھڑا:

بوڑا خان وفضل خان دو بھائی تھے فیض خان کے تین بیٹے الف موضع دھڑہ خان جان حسین خان۔ محمد حسین خان موجود ہیں۔ بوڑا خان کے حسب ذیل نو فرزند ہیں۔ غلام محمد خان۔ بہادر علی خان۔ فتح محمد خان۔ طالع محمد خان۔ امام دین خان۔ محمد دین پنشنر۔ محمد قاسم ڈسچارج۔ سخی محمد۔ فقیر محمد پنشنران میں غلام محمد خان کے فرزند مولوی محمد عالم۔ بہادر علی خان کے فرزند مولوی عبداللہ مقیم لاہور میاں میر صاحب اور فتح محمد خان کے فرزندوں کے نام نور محمد ومحمد عظیم ہیں۔ جن میں نور محمد ملازم ہے۔

## رام پتن:

بنکس خان کے دو فرزند تھے۔ فقیر خاں و مور خان۔ فقیر خان کی اولاد اور اولاد در اولاد حسب ذیل ہے۔ فرزندان فقیر خان۔ علی گوہر خان۔ ودین محمد خان۔ اولاد علی گوہر خان صرف ایک لڑکا فقر دین۔ اولاد دین محمد خان حسب ذیل ہے۔ (1) فیروز الدین خان۔ (2) شمس الدین ملازم پلٹن۔ 3/9 جاٹ (3) بگو خان ملازم نمبر 77 باتری (4) محمد شریف خان ملازم ورکشاپ ریلوے لاہور (5) محمد دین جو ابھی خورد سال ہے۔ ان میں نمبر 1 یعنی فیروز دین خان کا لڑکا محمد روشن خان زیر تعلیم ہے۔

فقیر خان کے بھائی مور خان کی اولاد حسب ذیل ہے۔ (1) گوہر علی خان متوفی جس کا فرزند محمد صادق موجود ہے۔ (2) عبدالرحمٰن خان لاولد مرحوم۔ (3) عبداللہ خان

نائک ریزرو۔(4)علی محمد خان ملازم ایم ٹی کمپنی۔

قادر بخش کے تین فرزند تھے۔نادر خان۔قاسم علی۔فتح دین۔موضع اندروٹ نادر خان کا فرزند بیرولی اور بیرولی کا فرزند عبدالرحمان خان موجود ہے۔قاسم علی کے تین فرزند حسب ذیل ہیں۔فیروز دین خان۔جلال دین،غلام محی الدین۔فتح دین کے بھی تین ہی فرزند ہیں۔جن کے نام محمد دین،شان محمد اور اللہ دتہ ہیں۔

......☆......

# خواجگان ساؤجیاں تحصیل حویلی

کشمیر میں ایک مسلمان خاندان ٹھاکر یا ٹھکور قوم کے نام سے مشہور ہے۔ بابا داؤد مشکواتی غوری جو کشمیر کے نامور اہل اللہ تھے۔ اور جنہوں نے 1063ھ میں بعہد شاہ جہان کشمیر کے صوفیاء وصلحاء کے حالات میں ایک ضخیم کتاب ''اسرار الابرار'' (۱) کے نام سے لکھی تھی اسی خاندان سے تھے۔ وہ اسی کتاب میں شیخ اوتر ٹھکور کے تذکرہ میں اپنے خاندانی حالات مختصر طور پر ارقام فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ''ہم ضحاک بادشاہ کی نسل سے ہیں۔ جب فریدوں ضحاک پر غالب آیا تو ضحاک کی اولاد کوہ غور میں آئی۔ اس خاندان میں سب سے پہلے شبیب نے اسلام قبول کیا۔ جب غوریوں پر غزنی و دہلی میں زوال آیا تو حوادث روزگار کے باعث ان کا ایک نامور فرد حسن غوری ایک مختصر سی جماعت کے ساتھ کشمیر چلا آیا۔ بادشاہ کشمیر نے ان کی نجابت وشرافت سے آگاہ ہو کر حسن غوری کو عمدۃ الملک کا خطاب دیا۔ لیکن عوام میں وہ ملک ہی کے نام سے مشہور ہے۔

تاریخ خواجہ اعظمی میں بھی حسن کا ذکر نمبر 27 پر آتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے'' اول کسیکہ از طائفہ ٹھکوراں در کشمیر نزول فرمود۔ ملک حسن بود۔ کہ ترک دنیا کردہ براہ طریقت آمد۔ صاحب کشائش بود۔ وہنوز از مرقدش بوئے ولایت بمشام اہل اللہ میرسد۔''

کشمیر کی تاریخ میں اس خاندان کے ناموں کے ساتھ ملک شیخ اور بابا کے الفاظ

---

(۱) یہ کتاب اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ کشمیر میں اکثر لوگوں کے پاس ہے۔ میرے پاس بھی تین سال تک عاریتاً رہ چکی ہے۔ اب یہ کتاب اپنے اصل مالک مولوی مفتی محمد شاہ سعادت سری نگر کے پاس ہے۔

شامل دیکھے گئے ہیں۔ ملک تو ان کے شاہی خطاب کا آدھا جزو ہے۔ اور شیخ اور بابا کی وجہ ان کی مذہبی عظمت کے احترام کی دلیل ہے۔ جیسا کہ بابا داؤد مشکواتی شیخ داؤد مشکواتی اور ملک اوتر ٹھکور شیخ اوتر ٹھکور بھی کہلاتے تھے۔

تحریر 9 ماگھ 1992ء ب مہر عدالت انگریزی وعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونچھ دستخط بحروف انگریزی چودھری نیاز احمد صاحب۔

اس کے بعد 1994ء ب میں پونچھ میں توہین قرآن مجید کے سلسلہ میں جو ایجی ٹیشن ہوئی، چونکہ وہ مسلمانوں کے بے پناہ جوش وخروش کی وجہ سے حکومت کے نزدیک خطرناک تصور کی گئی۔ اور چونکہ ایجی ٹیشن میں بٹ صاحب ایک ممتاز کارکن تھے۔ اس لیے حکومت پونچھ نے ان کو چھ ماہ کے لیے پونچھ سے جلاوطن کر دیا۔ چنانچہ جلاوطنی کے حکم کی نقل بھی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

**بنام غلام احمد بٹ سکنہ شہر خاص پونچھ:**

ہرگاہ ہمارے پاس باور کرنے کی کافی وجوہ موجود ہیں" کہ تم نے ایسی تقاریر کی ہیں اور کرنے والے ہو جن سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا میں چودھری نیاز احمد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونچھ تم کو حکم دیتا ہوں۔ کہ تم فوراً پونچھ سے باہر ہو جاؤ۔ اور عرصہ چھ ماہ تک اندر حدود پونچھ واپس نہ آؤ۔

آج بتاریخ 5 ہاڑ 1994 ب ہمارے دستخط ومہر عدالت سے جاری ہوا۔

مُہر انگریزی عدالت۔ دستخط بحروف انگریزی چودھری نیاز احمد۔

1938ء میں جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کا جو جلسہ جموں میں منعقد ہوا۔ اس میں آپ نے اپنی پونچھ والنٹیئر کور کے ذریعے اس قدر کار ہائے نمایاں انجام دیئے کہ مسلم کانفرنس کے سالار اعظم بخشی غلام محمد نے 28 مارچ کو اپنی خوشنودی کا ایک سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ جس میں پونچھ والنٹیئر کور کی قومی سرگرمیوں اور اس کی فوجی ڈرل کا ذکر کرتے ہوئے ریاست کی تمام کوروں کے لیے اس کو ایک نمونہ قرار دیا۔ اور کور کے کمانڈر خواجہ غلام احمد بٹ

سالار عبدالحکیم خاں ڈرل انسٹرکٹر اور خواجہ سر جو صوفی جنرل کو ان کی مستعدی پر خراج تحسین ادا کیا۔

18 بھادوں 1995ب کو ریاست جموں و کشمیر میں ذمہ دار نظام حکومت کے حصول کے لیے جو جدوجہد شروع ہوئی اس میں ریاست بھر کے سینکڑوں رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ خواجہ غلام احمد صاحب بٹ کو بھی پانچ ماہ قید با مشقت کی سزا ملی۔ رہائی کے بعد آپ کا فوٹو لیا گیا۔ یہی فوٹو آپ کے حالات کے ساتھ درج ہے۔

1988ب سے 1992ءب تک آپ ینگ مسلم ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ وائس پریذیڈنٹ اور سالار اعظم کے عہدوں پر فائض رہے۔ 1989ب سے 1995ب تک ہر سال ریاست جموں و کشمیر کی مسلم کانفرنس کے ڈیلی گیٹ اور جنرل کونسل اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے۔ 1992ءب سے 1995ءب تک مسلم کانفرنس پونچھ کے سالار اعظم رہے۔

1996ءب میں جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس معرض وجود میں آئی۔ آپ اس کی ورکنگ کمیٹی اور جنرل کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ اسی سال پونچھ میں بھی اس کی ایک شاخ قائم ہوگئی۔ جس کے آپ صدر منتخب ہوئے اور اب تک ہیں۔

......☆......

# سوہلن راجپوت

اس خاندان کا مورث اعلیٰ ہندوؤں کا مشہور و معروف راجہ سالباہن یا اس کی اولاد سے کوئی سوسل نام راجہ ہوا ہے۔ یہ چندر بنسی خاندان سے ہے۔ اور اس کا اصل مرکز راجپوتانہ کے بعد سیالکوٹ بیان کیا جاتا ہے۔ اس خاندان میں اب تک ہندو راجپوت بھی ہیں اور مسلمان بھی البتہ مسلمانوں کی کثرت ہے۔ ان لوگوں نے اسلام کس زمانہ میں قبول کیا اور سب سے پہلے کون مسلمان ہوا اس کے متعلق اب تک صحیح حالات کا پتہ نہیں چل سکا۔

جو مسلمان شاخ کشمیر جموں اور پونچھ کے علاقہ میں ہے۔ وہ پنجاب کے ضلع جہلم جموں کے ضلع میر پور، کشمیر کی تحصیل اوڑی اور پونچھ کی تحصیلات مہینڈر۔ حویلی باغ اور سد ہنتی میں موجود ہے۔

میر پور کی مشہور تحصیل کوٹلی سوہلناں اسی قوم کے نام پر مشہور ہے۔ میر پور کے موضع کھوئی رٹہ میں اس خاندان کے اکثر افراد انڈین آرمی اور سول میں معزز عہدوں پر ہیں۔ جاگیردار۔ نمبردار اور مالک اراضیات ہیں۔ کشمیر کی تحصیل اوڑی کے موضع جبلہ میں اس خاندان کے جو افراد آباد ہیں وہ میر کے لقب سے ممتاز ہیں۔ اس خاندان کے رشتے ناطے آپس میں بھی ہوتے ہیں اور اقوام کھکھ۔ وکی۔ مغل۔ ستی۔ سلہریہ۔ منگرال۔ تھکیال اور چب وغیرہ اقوام سے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

پونچھ کے مواضعات میدان۔ ڈھرانہ۔ اور تھکیالہ۔ اور تحصیل سد ہنتی میں مواضعات دھمنی۔ بن جونسہ اور باغ میں جگ لڑی اور تحصیل حویلی میں شہر خاص کے علاوہ بریگین کوریلیاں دونا۔ سی اور دیگدار ملدیالاں میں یہ خاندان آباد ہے۔ اور زراعت پیشہ ہے۔

شہر خاص میں منشی فضل الدین خاں اس خاندان سے ایک ممتاز ہستی ہیں۔ آپ اوائل میں بعہدہ جمعدار محکمہ مال پونچھ میں ملازم ہوئے۔ پھر اپنی خداداد زینت و امانت سے عدالت ہائے جوڈیشنل اور وزارت کی اہلمدی تک پہنچے۔ اور ہر جگہ اس قابلیت سے کارسر کارانجام دیتے رہے کہ 1996ب میں راجہ جگت دیو سنگھ جی آنجہانی نے آپ کو اپنا میر منشی مقرر فرمالیا۔ بلکہ ایام شورش 1988ب میں بحالی امن کی خدمات کے صلہ میں راجہ صاحب آنجہانی نے درجہ اول کی سند خوشنودی مزاج کے علاوہ بیس کنال اراضی بھی بطور انعام عطا فرمائی۔

آپ کو میر منشی ہوئے ابھی 6 ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ کی حسن قابلیت نے سری راجہ صاحب آنجہانی کو آپ کے متعلق سطور ذیل لکھنے پر مجبور کر دیا۔ ''منشی فضل دین نے بطور ریڈر (میر منشی) میرے دفتر میں چھ ماہ کام کیا ہے۔ اس عرصہ میں اس نے اپنے فرائض منصبی کو احسن طریق پر انجام دیا ہے۔ اس واسطے میں خوش ہو کر اس کو مستقل کرتا ہوں۔'' مستقلی کا یہ آرڈر نمبری 1986 تاریخ 39 - 12 - 16 کا لکھا ہوا ہے۔

سری راجہ صاحب کی وفات کے بعد جب ہز ہائی نس مہاراجہ سر ہری سنگھ بہادر نے خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب کو پونچھ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر فرمایا تو ان کی نگاہ انتخاب بھی آپ ہی پر پڑی۔ چنانچہ آپ اس وقت ایڈمنسٹریٹر صاحب کے میر منشی ہیں۔ آپ کے پاس اپنی حسن کارکردگی کے کئی اعلیٰ سرٹیفکیٹ ہیں۔ آپ کی اراضیات شہر خاص۔ چکیاسی۔ دیگ دار تیڑواہاں۔ تونگری سیداں میں قریباً ساٹھ روپیہ سالانہ مالیہ کی ہیں۔ آپ کی عمر اڑتالیس سال کے قریب ہے۔ نہایت با اخلاق اور ملنسار اور شریف نواز بزرگ ہیں۔ آپ کی شادی بونیار اوڑی کے مشہور کھکھ ہتمال خاندان میں ہوئی ہے۔ فیروز الدین خاں کھکھو آپ کے خسر تھے۔ جب وہ بونیار سے پونچھ آئے تو راجہ صاحب سدھرون نے ریکڑی میں کچھ جاگیر عطا فرمائی جو انقلاب زمانہ کی وجہ سے ان کی اولاد کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ اب ان کے فرزند لعل خان و شمس الدین خاں چکیاس جاگیر سدھرون میں آباد ہیں۔

آپ کے دو صاحب زادے ہیں۔ بڑے کا نام منشی علی اکبر خان ہے جو اس خاندان میں سب سے پہلا میٹرک پاس ہے۔ اور اس وقت پٹواری ہے۔ ریونیو میں جو اس کو ٹریننگ حاصل ہے اگر حالات نے مساعدت کی تو وہ ضرور ترقی کرے گا۔ چھوٹا لڑکا عبدالحمید نام اس وقت جماعت نہم میں زیر تعلیم ہے۔

منشی علی بہادر خان ولد فقیر محمد خان سوہلن آپ کے ہمشیرہ زادہ اور داماد ہیں۔ منشی صاحب کو آپریٹو بنکوں کے محکمہ کی طرف سے عدالت ہائے پونچھ میں پیروکار ہیں۔

بابو ممتاز خان تھکیال بھی جو سردار ناصر خان آف گوہلد کی شاخ سے ہیں آپ کے داماد ہیں۔ ان کا ذکر جلد اول کے صفحہ 310 پر بھی ہے۔ آپ محکمہ جوڈیشنل میں نقول کلرک ہیں۔ ہر دلعزیز اور ہمدرد نوجوان ہیں۔

موضع دھمنی میں اس شاخ سے ہاشم علی خان، صاحبِ حیثیت اور بااثر تجارتی آدمی ہے۔ دوار اندی میں نور علی خاں حوالدار پنشنر اور موضع کوسلیان میں فیروز الدین خان قابل ذکر ہستیاں ہیں۔

آپ کے دیگر رشتہ داروں میں سردار اکرم خاں کھکھ تیزیال آف ڈھک (تحصیل باغ) ہیں۔ ان کا قومی تذکرہ جلد اول کے صفحہ 243 تا 258 میں درج ہے۔ ان کے برادر اکبر میجر حوالدار سردار دوست محمد خان جنگ 1914ء کے ایام میں پریذیڈنٹ کمیٹی رہے ہیں۔ اور جن کو اعلیٰ خدمات کے صلہ میں دو تین لنگیوں کے علاوہ کیرچ اور گھڑی انعام میں مل چکی ہے۔ سردار اکرم خان محکمہ جنگلات پونچھ سے حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ کافی اراضیات کے مالک ہیں۔ راجگان اوڑسی چکار آپ کے ہم نسب ہیں۔ ان کے برادر سردار محمد حسین خان۔ سردار جوہد خان آف ڈھک باغ صاحب رسوخ ہیں۔ اور کافی جائیداد کے مالک ہیں۔ ان کا برادر زادہ فتح شیر خان بھی ایک ممتاز نوجوان ہے۔

# جعفری گردیزی کیاٹ خورد

پونچھ کے جعفری گردیزی سادات میں پیر سنگری شاہ بھی ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ کیاٹ خورد کے پیر بنی شاہ جو صاحبِ کرامات بیان کئے جاتے ہیں۔ آپ ہی کی شاخ سے ہیں۔ آپ کے جانشین پیر مسو شاہ کو راجہ صاحب پونچھ کی طرف سے مواضعات تمروٹہ۔ کھیالہ۔ بھاگیر۔ ٹال۔ کیاٹ خورد۔ کھوڑی دکر جاگیر میں تھے۔ آپ کی شہرت بہت سے لوگوں کو ان مواضعات میں کھینچ لائی۔ اور وہ یہیں آکر آباد ہو گئے۔

آپ کی وفات کے بعد پیر محمد شاہ اور پیر گلاب علی شاہ کی باہمی مخالفت کی وجہ سے پیر محمد شاہ موضع ہلڑ میں چلے آئے۔ انہی ایام میں بندوبست شروع ہوا۔ کچھ باہمی مخالفت اور کچھ عملہ بندوبست کی عدم توجہی سے جاگیریں ٹوٹ گئیں۔ اور صرف اراضیات آپ کے نام رہ گئیں۔ آپ کے چار صاحب زادے تھے۔ جن میں پیر ولایت شاہ اور پیر بہادر شاہ تو دس دس بارہ بارہ سال کے تھے اور پیر مبارک شاہ اور پیر احمد شاہ بالکل خورد سال تھے۔ آپ کے جانشین پیر ولایت شاہ قرار پائے جنہوں نے بڑے ہو کر بڑی شہرت حاصل کی۔ کیاٹ خورد میں جدی وراثت کے علاوہ بلحاظ لیاقت و کارکردگی سرکار نے پنجوترہ نمبردار مقرر فرمایا۔ سابقہ سرکلر کمیٹی کھیا کے ممبر تھے۔ آج کل تحصیل باغ کی پنچایت کمیٹی کے اعلیٰ ممبر اور سرکاری بنک کے پریذیڈنٹ ہیں۔ ماہل پر پل لگوانے میں آپ نے جس مستعدی اور دلچسپی سے کام لیا وزیر صاحب نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے بندوبست کے بعد موضع ہولڑ میں کافی اراضیات خرید کی ہیں۔ اور آپ کی رپورٹ کے مطابق راجہ سکھ دیو سنگھ جی نے آپ کی سابقہ جاگیرات کیاٹ خورد کھوڑی کیرہ کو نوٹ بھی کیا تھا۔ لیکن راجہ صاحب کو موت نے مہلت نہ دی۔ اور ان کی باتیں ان کے ساتھ ہی چلی گئیں۔

پیر ولایت شاہ کو شعر و سخن کا بھی شوق ہے۔ نہایت ملنسار اور منصف مزاج ہیں۔ آپ کے چار صاحب زادے ہیں۔ (1) پیر محمد خادم حسین شاہ جو نہایت لائق اور علم دوست نوجوان ہیں۔ شورش 88 اور سول نافرمانی کے زمانہ میں آپ کو علاقہ مہینڈر میں بطور سارجنٹ بھرتی کیا گیا۔ بعد میں جناب وزیر صاحب و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آپ کو بطور سب انسپکٹر پولیس منظور کر لیا تھا۔ لیکن بعض وجوہ سے آپ نے پولیس کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ (2) پیر غلام حسین شاہ (3) پیر محمد شمشاد حسین شاہ میں بھی اپنے آباؤ اجداد کے تمام اخلاق و اوصاف موجود ہیں۔ (4) پیر محمد ممتاز حسین شاہ آپ کا سب سے چھوٹا فرزند ہے۔ جو اس وقت زیر تعلیم ہے۔

پیر ولایت شاہ کے بھائی پیر بہادر شاہ کیاٹ خورد کے سربراہ، نمبردار اور سرکاری بنک کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ آپ کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی شادی سے موضع ہولڑ میں پیر اکرم شاہ ہیں۔ جن کے دو صاحب زادے ہیں۔ پیر مختار حسین شاہ اور عجب حسین شاہ۔ دوسری شادی موضع کیاٹ خورد میں ہے اس شادی سے پیر محمد صادق شاہ و پیر محمد صدیق شاہ تعلیم یافتہ موجود ہیں۔

پیر ولایت شاہ کے تیسرے بھائی پیر مبارک شاہ کی بھی دو شادیاں ہیں۔ ایک سے پیر وزیر حسین شاہ ہے۔ اور دوسرے سے دو فرزند پیر انور حسین شاہ و پیر سید حسین شاہ ہیں۔ آپ کے چوتھے بھائی پیر احمد شاہ کا ایک ہی لڑکا پیر محمد حنیف شاہ نام تھا۔ وہ لاولد فوت ہو چکا ہے۔

پیر محمد شاہ کے بھائی پیر گلاب علی شاہ کے فرزند کا نام پیر محمد امین شاہ ہے جن کی سکونت کیاٹ خورد میں ہے۔ آپ کے تین صاحب زادے ہیں۔ پیر محمد اکبر شاہ۔ پیر محمد شفیع اللہ شاہ اور پیر طاہر شاہ اور یہ سب لکھے پڑھے ہیں۔

# ملک منہاس اور منیال راجپوتوں کے متعلق تصحیح

تاریخ اقوام پونچھ کی جلد اول کے صفحہ 209 تا صفحہ 212 میں منیال راجپوت کا ذکر ہے۔صفحہ 211 کی آخری دوسطور میں درج ہے کہ ''اس قوم کی رشتہ داری اقوام تھکیال۔ گکھڑ۔منہاس اور کلوترہ سے ہوتی ہے۔'' ان اقوام میں سے ٹھکیال قوم کے (سردار) اللہ دتہ خاں سکنہ موہڑہ اپنے خط مورخہ 6 ماگھ 1993ب میں اطلاع دیتے ہیں کہ ''ہماری قوم کے ساتھ موہڑہ کے ان لوگوں کا جو اپنے آپ کو خیال ظاہر کرتے ہیں۔کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے۔'' اسی طرح تحصیل راجوری قلم رو جموں کا ایک منیال نمبردار فقیر خاں سکنہ مٹھی دھڑا پونا ٹھل اپنے خط میں لکھتا ہے کہ ''منیال قوم تحصیل راجوری کے مواضعات راجد ہانی اور رنج گرائیں کے علاوہ پونچھ کی تحصیل مہینڈر کے صرف موضع وتوٹ میں آباد ہے۔اس کے علاوہ اور کہیں آباد نہیں ہے۔'' گویا بہ الفاظ دیگر یہ نمبردار موہڑہ کے ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو منیال کہتے ہیں۔منیال تسلیم نہیں کرتا۔اب معلوم نہیں اصلیت کیا ہے۔

ملک منہاس قوم کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ جلد اول کے صفحہ 208 پر درج ہے۔ اس قوم کے حالات میں ان کے نمائندہ نے بھی بعض ایسی باتیں درج کردی ہیں جن کے متعلق تھکیالہ پڑادہ کے رئیس سردار فتح محمد خان ممبر اسمبلی گورنمنٹ جموں وکشمیر نے جو اطلاع دی ہے اس کے مطابق علاقہ تھکیالہ پڑادہ کے مواضعات ذیل کریلہ۔مجہان پلانی۔زکنڈی ۔کمنڈہار۔موہڑہ۔دھروتی۔میرہ۔جنڈاوٹ۔ڑبسی۔بالاکوٹ۔بنالہ وتوٹ۔بھروتی میں ملک قوم کے افراد آباد ہیں۔ان کی باہمی رشتہ داریاں، عرصہ دراز سے باہم جاری ہیں۔اور ان کے ان رشتوں ناطوں کے دادوستد کی تصدیق سرکاری اور غیر سرکاری طریق سے آج بھی ہوسکتی ہے۔اور ان لوگوں کی حیثیت اپنے دیہات میں اب تک رہی ہے۔جو تاریخ

اقوام پونچھ جلد اول کے صفحہ 296 کی سطر 9 میں درج ہے اور بالکل صحیح ہے۔ 1928ب کے بندوبست کی تشخیص اقوام میں ان مواضعات کے لوگوں کو جو زراعت کے علاوہ بافندگی کا کام بھی کیا کرتے تھے کاسبی لکھا گیا۔ لیکن 1960ب کے آئینی بندوبست میں ان لوگوں نے بعض مواضعات میں اپنے آپ کو ملک لکھوا دیا۔ اور بعض میں منیال گویا بافندگی کا لفظ اڑا دیا۔ جب کہ ڈسبی والوں نے اپنے آپ کو ملک منہاس اور موہڑہ والوں نے اپنے آپ کو منیال راجپوت لکھوایا ہے۔ حالانکہ یہ سب لوگ ایک ہی پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ابھی کسی صحیح مرکز پر نہیں آئے۔ کسی نے کوئی ذات قائم کر لی ہے اور کسی نے کوئی۔ اس لحاظ سے تاریخ پونچھ جلد اول میں اس کے متعلق ان کے کسی نمائندہ نے ان کو خوش کرنے کے لیے راجپوت یا ملک کا خطاب عطا کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں۔

بہر حال ہم یہاں صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کو موہڑہ میں ان کے چھ ہی گھر نہیں ہیں جیسا کہ ان کے نمائندہ نے لکھا ہے بلکہ اس گاؤں میں ان کی کافی آبادی موجود ہے۔ علاوہ ازیں منیال قوم کے نمائندہ نے تاریخ جلد اول میں یہ جو لکھا ہے کہ منیال قوم کے رشتے ناطے تھکیال گکھڑ۔ کلوترہ منگرال اور منہاس اقوام سے ہوتے ہیں یہ قطعاً غلط ہے۔ ان قوموں نے منیالوں یا ملک منہاسوں سے اب تک کوئی رشتہ نہیں کیا۔ یہ محض افترا اور شرارت ہے۔ مجھے امید ہے کہ تاریخ اقوام پونچھ کی دوسری جلد میں اس غلطی کی تصحیح کر کے مندرجہ بالا اقوام کو شکر گزاری کا موقع دیں گے۔

......☆......

# تھکیال راجپوت سکنائے موہڑہ وغیرہ

مراد خاں تھکیال کی اولاد میں مراد خاں کے حسب ذیل پانچ فرزند تھے۔ مراد خان۔ ملا خان۔ حسین علی خان۔ منا خان۔ جبرو خان۔ ان میں نمبر 2 - 3 - 4 لاہور میں انتقال کر گئے۔ مرزا خاں۔ کے بیٹے کا نام دھانا خان تھا جو نمبر دار بھی تھا اس کے چار فرزندوں میں احمد علی خان اور میر خان صاحب اولاد گزرے۔ احمد علی خان نمبر دار بھی تھا۔ اس کے دو فرزند ہیں۔ محمد خان و شیر خان۔ محمد خان نمبر دار ہے۔ محمد خان کے چچا امیر خان کے تین بیٹے ہیں۔ عباسو خان۔ محمد خان۔ منشی حسین علی خان۔

مراد خان کے پانچویں فرزند جیرو خان کے دو بیٹے تھے۔ بخشو خان و ستارو خان بخشو خاں کے بھی دو ہی فرزند تھے حیات بخش خاں لاولد و بہادر خان۔ سردار بھادو خان کنبہ پرور اور خیر خواہ خلق اللہ تھے۔ 1963ب کے بندوبست میں 22 اماگھ کو قریباً ڈیڑھ سو کنال اراضی احمد علی خان اور بھالو خان کو نصف نصف بغیر کسی قیمت کے دے کر رام پور راجوری سے اپنے پاس بلوایا۔ مگر 1977ب میں سردار بھادو خان انتقال کر گئے۔

سردار بھادو خان کا ایک ہی بیٹا ہے۔ منشی سیف علی خان۔ وہ محکمہ ریلوے لاہور میں ملازم ہے۔ اپنی برادری میں ممتاز اور صاحب حیثیت ہے۔ اخباری مذاق رکھتا ہے۔ اور علم دوست ہے۔ قومی اور اسلامی معاملات میں خاصی دلچسپی رکھتا ہے۔ اپنے خاندان میں سب سے زیادہ روشن خیال ہے۔ اس کی دو شادیاں ہیں۔ ایک سردار امیر خان برادر احمد علی خاں نمبر دار موہڑہ کے ہاں دوسری سردار راجی خان موہڑہ والے کے ہاں۔ اس کا ایک فرزند محمد اقبال خان نام ہے۔ عمر دو سال۔

جبرو خان کے دوسرے بیٹے ستارہ خان کا ایک ہی فرزند کیڑو خاں تھا جو 22 ماگھ

1963ب کے بندوبست سے قبل ہی موضوع گلوتہ تحصیل مہینڈر میں آباد ہو گیا تھا۔ اور جہاں اس نے کافی زمین حاصل کر لی تھی۔ 1952ب میں انتقال کر گیا۔ سردار خان کے تین فرزند ہیں۔ شیر محمد خان۔ پیر ولی خان۔ سیفو خان۔ سیفو خان کا ایک لڑکا بھی ہے اعظم خان عمر چھ سات سال۔

راجی خان اور نور خان۔ منسور و خان کے بیٹے ہیں۔ راجی خان کے دو فرزند ہیں۔ ایک فقیر محمد خان، اس کا فرزند محمد صدیق خان بعمر 40 سال موجود ہے۔ دوسرا دوست محمد خان۔ سردار راجی خان کے دوسرے بھائی نور خان کا ایک فرزند بنام محمد خان بعمر 10-11 سال موجود ہے۔

سردار راجی خان نے ایام شورش 58ب میں خدمات سرکار انجام دی ہیں نمبرداری اسی کی شاخ میں تھی۔ جو 22 ماگھ 1963 کے بندوبست میں پیر بخش خاں کے نام درج ہو گئی اب راجی خان پنجوترہ خور ہے۔

ٹھکیال راجپوتوں میں سردار محمد شیر خاں رئیس علاقہ ٹھکیالہ اور نمبردار دھروتی سرکردہ بزرگ تھے۔ قومی و اسلامی ہمدردیوں کا مجسمہ تھے۔ راقم سے ان سے دہم سال مہنڈریں 1917ء میں ملاقات ہوئی تھی۔ ان کی وفات پر سارے علاقہ میں ماتم سنایا گیا۔ ان کے دو فرزند خورد سال ہیں۔ ایک کا نام محمد بشیر خان ہے عمر نو۔ دس سال دوسرے کا نام محمد عزیز خان ہے۔ جو ابھی خورد سال ہے۔

سردار بگا خان رقبہ ڈیلی موضع دھروتی کا ایک اچھا زمیندار تھا۔ اس کے چار فرزند ہیں: ”قائم خان، غلام محمد خان، فقیر خان، دیوان خان، قائم خان کے حسب ذیل تین فرزند ہیں۔ شیر احمد خان۔ پیر ولی خان۔ فیروز خان۔ غلام محمد خان کے بھی تین ہی بیٹے ہیں۔ منان علی خان جو محکمہ ریلوے لاہور میں 21 - 22 سال تک ملازمت کر کے اب گھر پر زمیندارہ کام کرتا ہے۔ دوسروں کے نام عباسو خان اور دل محمد ہیں۔ فقیر محمد خان کے بھی تین فرزند ہیں: دوست محمد خان، سیف علی خان، پیر محمد خان ان میں دوست محمد خان ریلوے

ملازم ہے۔ باقی اپنے زراعتی کاروبار میں مصروف ہیں۔ قائم خان کا چوتھا بھائی دیوان خان بھی عرصہ تک لاہور ریلوے میں کام کر چکا ہے اور ملنسار آدمی ہے۔ اس کا ایک ہی بیٹا نور محمد خان نام عمر 18 - 19 سال جو چار سال سے راقم کے پاس ملازم ہے، نہایت کارکن، بر تری اور فلاح کا اس چھوٹی سی عمر میں ہی اس کو بہت خیال ہے۔

موہڑہ کے تھکیالوں میں امیر خاں بھی اپنی برادری میں اچھی پوزیشن رکھتا تھا۔ اس کے دو فرزند ہیں۔ بڑے کا نام فتا خان جبکہ چھوٹے کا نام فیروز خان ہے۔ جو لاہور ریلوے میں ملازم ہے۔ فتا خان گھر ہی میں زراعت کا کام کرتا ہے۔ فتا خاں کے لڑکے کا نام محمد رفیق ہے۔ اور فیروز خان کے دو لڑکے ہیں۔ ایک محمد شفیع خان بعمر آٹھ سال زیر تعلیم دوسرا محمد زمان خان بعمر تین سال۔

بالاکوٹ علاقہ تھکیالہ میں غلام علی خان تھکیال ایک آسودہ حال نمبردار گزار ہے اس کی وفات پر نمبرداری دوسری شاخ میں چلی گئی۔ اس کے تین فرزند تھے۔ گوہر خاں، مانو خاں لاولد اور دلاور خاں۔ گوہر خاں کو خدا نے دو فرزند دیئے تھے۔ ایک احمد علی خاں دوسرا دوست محمد خاں لاولد۔ احمد علی خاں کے دو فرزند ہیں۔ کالو خاں و قدرت اللہ خاں۔ دلاور خان کے تین فرزند ہیں۔ عطا محمد خاں۔ کالو خاں۔ کاکا خاں۔ پہلے دونوں ریلوے میں بمقام لاہور ملازم ہیں۔ اور تیسرا گھر پر زمیندارہ کام کرتا ہے۔ عطا محمد خاں کے دو لڑکے ہیں۔ محمد خان بعمر پندرہ سال نظیر محمد خان بعمر چار سال۔ کالو خاں کے بھی دو ہی فرزند ہیں۔ عنایت اللہ خاں و سید اکبر خاں۔

بالاکوٹ میں دوست محمد خان مرحوم تھکیال ایک اچھا زمیندار تھا۔ وہ پنچایت کمیٹی کا ممبر بھی تھا۔ محمد شیر خاں اس کا فرزند ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ بڑا محمد افضل خاں زیر تعلیم دوسرا محمد فاضل خورد سال ہے۔

......☆......

# سید حسن شاہ مشہدی پھاگلہ علاقہ سوہرن

پھاگلہ علاقہ سوہرن تحصیل مہینڈر کے مشہدی سادات کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ کی جلد اول کے صفحہ 665 تا 668 میں ہو چکا ہے۔ان میں سید معظم شاہ فرزند سید پاس کیا کہ ہندو سبھا پونچھ ان ہر دو حضرات کی مخلصانہ کوششوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔اور توقع رکھتی ہے کہ ملک کے امن و امان کو بحال رکھنے کے لیے ان کی سرگرمیاں آئندہ بھی ایسی ہی رہیں گی۔

باانڈے خاندان کے رشتے ناطے لون۔ڈار۔بٹ۔شیخ اور گنائی قوم سے ہوتے رہتے ہیں جو کشمیر کی معزز اور ممتاز اقوام ہیں۔

......☆......

# گورسی گجر قوم

گجروں میں گورسی قوم بہت مشہور ہے۔ ان کا مورث اعلیٰ بھی کھٹانہ یا کٹانہ ہی تھا۔ جو لاہور کے مشہور بزرگ اسلام حضرت علی ہجویری عرف حضرت داتا گنج بخش کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ پنجاب کے ضلع گجرات میں یہ قوم کثیر تعداد میں آباد ہے۔ 1852ء اور 1862ء کے بندوبست گجرات میں اس قوم کو راجہ جے پال آف لاہور کی اولاد بتایا گیا ہے۔ یہ قوم گجروں کی دیگر شاخوں کی طرح پنجاب میں زراعت پیشہ ہے۔

قریباً سو سال کا عرصہ گزرا ہے کہ اس قوم کے بزرگ گجرات سے بھمبر میں آئے۔ جو گجرات سے 20 میل کے فاصلہ پر ریاست جموں میں واقعہ ہے۔ بھمبر سے اُٹھے تو جیئر پہنچے اور جیئر سے نکلے تو بھرا گوٹ آئے۔ یہ دونوں دیہات پونچھ کی تحصیل مہینڈر میں ہیں۔ 28ب کے بندوبست میں یہ بھڑ گوٹ ہی میں تھے۔ بھڑ گوٹ کریلہ کے رقبہ میں ہے۔ یہ لوگ زراعت کا کام بھی کرتے تھے۔ اور چونکہ زمیں پہاڑی تھی۔ اور پیداوار زیادہ نہ ہوتی تھی۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی تھی۔ اس لیے زراعت کے علاوہ بھی اس قوم کے لوگوں نے اپنا گزارہ عزت سے بسر کرنے کے لیے مختلف کاروباروں میں حصہ لینا شروع کیا۔ کسی نے گھراٹ چلانے کا کام اختیار کیا۔ کسی نے کپڑا بننا سیکھ لیا۔ لیکن ان پیشوں کے باوجود بھی زمیندارہ کام سب کیا کرتے۔ اور اپنے ہاتھ سے ہل چلایا کرتے تھے۔

جب 1960ب کا بندوبست آیا تو اس زمانہ میں جس طرح کمزور اور غریب اور ان پڑھ اور زمانہ کے حالات سے بے خبر قوموں نے نقصان اٹھایا۔ اسی طرح ہشیار، زمانہ شناس، حکام رس اور کھاتے پیتے لوگوں بالخصوص ان قوموں نے جن میں نمبرداریاں بھی تھیں نہ صرف خود فائدہ اٹھایا بلکہ دوسری قوموں کو اس قدر نقصان پہنچایا کہ وہ بیچاری اب

تک سنبھلنے میں نہیں آتیں۔ اور ان سرمایہ داروں کی خودغرضیوں سے کئی پیشہ در قومیں جن کی گزر اوقات کا سب سے زیادہ انحصار زراعت اور صرف زراعت پر ہی تھا۔ غیر زراعت پیشہ قرار دے دی گئیں۔

پونچھ کے مشہور اسم بامسمی اسلامی ''اخبار المجاہد'' نے ان اقوام کی حق تلفیوں پر حکام کو متوجہ کرنے کے لیے طویل سلسلۂ مضامین لکھا۔ اور اس کا کچھ اثر بھی ہوا۔ مگر اس پر بھی اکثر قومیں جن کا کاروبار زراعت ہی ہے اب تک اپنے واجبی حقوق سے محروم چلی آتی ہیں۔ اور اس صریح ناانصافی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ وزیر صاحب پونچھ کا حکم ہے کہ جس قوم کی گزر اوقات زراعت پر ہے اس کے شمار و اعداد پیش کیے جائیں تو وہ زراعت پیشہ قرار دے دی جائے گی۔

زرگروں۔ درزیوں۔ دھوبیوں۔ موچیوں۔ جولاہوں۔ لوہاروں۔ ترکھانوں رنگریزوں اور نائیوں اور اسی قسم کی اور پیشہ ور قوموں کو جن کا کام صنعت و حرفت کے علاوہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے ہل چلا کر اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتی اور سرکار کا مالیہ ادا کرتی ہیں، صرف اس جرم میں کہ وہ دستکاری اور صنعت کیوں جانتے ہیں۔ غیر زراعت پیشہ قرار دینا کس قدر ظلم ہے۔ آج یورپ میں جو خون ریز جنگ ہو رہی ہے اس میں حکومت برطانیہ کو جرمنی اور اس کے ساتھیوں کا سر کچلنے کے لیے سب سے زیادہ ہنرور اور صنعتی پیشہ ور آدمیوں کی ضرورت ہے۔ کیا آج پونچھ کی کئی ایسی قوموں کے لوگ جو زراعت پیشہ قرار دی گئی ہیں۔ لاہور کے ریلوے کارخانہ یا پرائیویٹ کارخانوں اور منڈیوں میں محنت مزدوری کا کام کرتے ہیں یا ملازمت پر ان کا گزارہ نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس زمینیں ناکافی ہیں یا جن کی گزر اوقات زمینوں کی پیداوار پر نہیں ہو سکتی ان کو بہر حال زندہ رہنے کے لیے کوئی نہ کوئی حق حلال کی روزی دینے والا ہنر سیکھنے یا کہیں ملازمت اختیار کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ پھر کیا ان سب لوگوں کو بہ یک جنبش قلم غیر زراعت پیشہ بنا دیا جائے گا۔

کریلہ کے جن گورسیوں کا ذکر کیا جارہا ہے ان کے ایک بزرگ اکرو کے دو فرزند تھے۔ شمس اور نکو۔ شمس کا بیٹا بہاول تھا۔ بہاول کے چار فرزند ہیں۔ تارو جس کا ایک بڑا لڑکا سید اللہ ہے۔ دوسرا اصلاح محمد متوفی جس کے دو بیٹے شیر محمد و مطیع اللہ موجود ہیں۔ تیسرا کالو جس کا فرزند نور محمد خواندہ ہے۔ چوتھا حسن دین جس کے پانچ فرزند ہیں۔ فقیر محمد، سید محمد، دل محمد، نذر محمد، عزیز محمد۔ شمس کے بھائی نکو کے دو فرزند تھے۔ گودڑ و گوہر۔ گودڑ کے دو فرزند ہیں۔ عبداللہ اور فیروز دین، ان میں عبداللہ دس سال تک ریلوے لاہور میں ملازم رہا۔ اب وہ بادامی باغ لاہور کے ایک بہت بڑے کارخانہ میں ملازم ہے۔ فیروز الدین اس کا بھائی کھنڈہار میں تجارت کا کام کرتا ہے اور اس میں خوب کامیاب ہے۔ عبداللہ کے تین بیٹے ہیں محمد حسین، حسن محمد۔ عالم دین۔ گودڑ کے بھائی گوہر کے پانچ فرزند ہیں۔ نور دین۔ باغ علی جمو فقیر محمد، محمد دین۔ ان میں باغ علی کراچی میں مستری (معمار) ہے۔ فقیر محمد پلٹن میں ملازم ہے۔ جمعہ راولپنڈی کے بجلی گھر میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد دین رقبہ کریلہ ہی میں دکانداری کرتا ہے۔ فقیر محمد کا ایک لڑکا ہے۔ نام شفیع محمد ہے۔ اور جمعہ کا بھی ایک لڑکا ہے۔ جس کا نام شاہ محمد ہے۔

اس ساری برادری میں جیسا کہ معلوم ہوا ہے کہ آج صرف ایک شخص ہے جو زمیندارہ کام کے ساتھ جاڑے کے دنوں میں جب کہ اس سرد علاقہ میں کوئی فصل نہیں ہوتی لوئیاں بھی بن لیتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ صرف اس جُرم پر کہ اس قوم کے بزرگوں نے یہ کام کیا تھا یا اب ان میں کوئی شخص یہ کام کرتا ہے۔ ان کو بندوبست کے کاغذوں میں کاسبی لکھ کر غیر زراعت پیشہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اور مزید مہربانی یہ ہے کہ جب یہ زمیندارے کا کام بھی کرتے ہیں تو ان کو زمیندار کیوں نہیں لکھا گیا۔ حالانکہ اس قوم میں اس وقت چھ ہل موجود ہیں۔ مال مویشی گائے بھینس 30 - 25 کے قریب ہیں۔ ایک سو کے قریب بکریاں بھی ہیں۔ قریباً دو سو کنال زمین بھی ہے۔ مگر اس پر بھی یہ قوم زراعت پیشہ نہیں۔ تو کیا وہ لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ جو اپنے ہاتھ سے کبھی ہل بھی نہیں چلاتے۔ جن کا مزارعوں

کی محنت پر بلکہ ان کا خون چوسنے پر گزارہ ہے۔اور جن کی ساری عمر زراعت پیشہ ہونے کی بجائے ملازمت پیشہ بننے میں گزر جاتی ہے۔کھنڈ ہار میں بطور مثال دفن کرو چار بھائی ہیں۔ ایک راجوں کا کام کرتا ہے ایک ردلی ومنھتا اور لحاف اور رضائیاں بھرتا ہے۔تیسرا پتھروں کا کام کرتا ہے اور کپڑے رنگتا ہے۔چوتھا گھرٹوں کی چکیوں کے پتھر بناتا ہے۔پتھروں ہی کا لنگری کونڈا تیار کرتا ہے۔ان پیشوں کے ساتھ سب بھائیوں کے پاس زمین بھی ہے۔مال مویشی بھی ہے۔ہل بھی موجود ہے۔زراعت بھی کرتے ہیں۔لیکن جب حکام کو خود غرض مشورہ دینے والوں کا بس چلے گا تو وہ ان سب کو پیشہ ور قوموں میں درج کرا کر غیر زراعت پیشہ بنادیں گے۔کیا یہ ناانصافی صنعتی کاروبار کرنے والوں کے لیے حوصلہ شکنی بلکہ صریح ظلم کے مترادف نہیں ہے۔کاش پونچھ کے ریونیو حکام کبھی ان باتوں پر توجہ کیا کریں۔

اس قوم کے کچھ لوگ جوکریلہ۔چھیجھ۔سورن اور جبیڑ میں رہتے ہیں فوجوں میں بھی ملازم ہیں، تعلیم کی کمی کی وجہ سے جہالت غربت زدہ ہیں۔تعویذ وگنڈہ کے بھی یہ لوگ دوسرے گجروں کی طرح قائل ہیں بلکہ آدمیوں کے علاوہ اگر ان کی گائے بھینس بھی بیمار ہو تو اس کے لیے بھی تعویذ ہی حاصل کرتے ہیں۔

......☆......

# راٹھور راجپوت

سدھرون کے راجہ صاحب جو پونچھ کے علاقہ میں سب سے بڑے جاگیردار

ہیں۔

درج ہے۔ دوسرے بھائی کا نام محمد حفیظ خان تھا اس کی اولاد موضع باڑے علاقہ

گوراہ میں موجود ہے صفحہ 647 کی بارہویں سطر میں خان محمد خان ولد قاسم علی خان سکنہ

باڑے کا بھی نام ہے۔ وہ اسی کا پوتا ہے۔ پھر صفحہ 646 کی دسویں و گیارہویں سطر میں

مولوی نوردین خان اعوان کے چار فرزندوں کے نام درج ہیں۔ ان کا ایک فرزند جیٹھ

1993 ب میں پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام محمد رؤف خان ہے۔ گویا اب آپ کے پانچ

فرزند ہیں۔

مولوی نوردین خاں شراب خانی اعوانان قطب شاہی دھمنی وغیرہ میں سرکردہ

بزرگ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی برادری اور دیگر لوگ بھی ان کا خاص احترام کرتے ہیں۔

شریف غاتی اعوان تحصیل باغ وسدھنتی کے کئی دیہات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے نام

جلد اول میں درج ہو چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل اسماء مولوی نوردین خان نے اب پھر قابل

ذکر بتائے ہیں۔

موضع سر تحصیل باغ میں قاضی محمد کبیر خان ولد قاضی فقیر محمد خان پیش امام، محمد رفیق

خان ولد قاضی محمد صغیر خان۔ عبدالرحمان خان و عبداللہ خان پسران قاضی محمد قاسم خان۔

موضع ''تھان تحصیل سدھنتی میں قاضی غلام محمد خان پیش امام ولد قاضی قاسم علی

خان۔ گل حسین خان۔ محمد دین خان صاحب دین خان و اسمٰعیل خان پسران قاضی فتح دین

خان برادر قاضی قطب الدین۔ قاضی فتح دین نے دتھان میں کافی اراضی خرید کی ہے۔ محمد

زمان ولد قاضی فیض عالم۔

موضع کویئاں تحصیل سدھنتی میں قاضی محمد قاسم خان و قاضی نور عالم خان۔ عبدالرحمان خان سپاہی توپ خانہ مہاراجہ جموں و کشمیر ولد قاضی محمد قاسم خان۔ سلیمان خان ولد قاضی محمد حسین خان۔ یوسف دین خان ولد محمد جمعہ خان۔

موضع کرئیاں میں قاضی حسین خان ولد قاضی قطب الدین خان اعوان قابل ذکر ہیں۔ آپ راولاکوٹ میں عرائض نویس ہیں۔ اراضیات موروثی کے علاوہ آپ کے پاس اپنی زرخرید زمین بھی کافی ہے۔ اپنی برادری میں سرکردہ ہیں۔ آپ کا فرزند زیرِ تعلیم ہے۔

## خاندانِ مولویاں:

مفتیانِ پونچھ کی ایک مشہور ہسٹری مفتی ضیاء الدین صاحب ضیاء حال مقیم لاہور کے متعلق ایک صاحب لکھتے ہیں: نہ صرف پونچھ بلکہ جموں و کشمیر کے مولوی اور مفتی صاحبان کے خاندانوں سے یہی وہ سب سے پہلی ہستی ہے۔ جس نے سیاسی میدان میں دیوانہ وار قدم اٹھایا ہے۔ اور قومی خدمات کے لیے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ تحریک حریت کشمیر کے ابتدائی ایام میں آپ نے جو تقریر جموں سے کشمیر جا کر حضرت بل اور جامع مسجد میں کی تھی۔ اس کی گونج آج تک ان مقامات کے در و دیوار سے آ رہی ہے۔ نہ صرف کشمیر جموں پونچھ ہی میں آپ قومی مطالبات کے لیے پیش پیش رہے بلکہ مسلم کشمیری کانفرنس لاہور کے سالانہ جلسوں میں بھی شامل ہوتے اور اسلامیان ریاست کی نمائندگی ادا کرتے رہے۔ اور جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے دفتر الافتاء میں ہیڈ قاضی رہے۔ آج کل آپ لاہور میں مقیم ہیں۔ اور اسلامیان کشمیر کا غریب طبقہ آپ کی ہمدردانہ تحریروں اور آپ کی مربیانہ سفارشوں سے مستفید ہو رہا ہے۔

## دومال قوم کے تاریخی:

اور لفظ دومال یا ڈومال کی وجہ تسمیہ کی مفصل کیفیت تاریخ اقوام پونچھ جلد اول کے صفحہ 351 پر درج ہے۔ صفحہ 364 پر دومال قوم کے عبداللہ خان کا ذکر آتا ہے۔ اس کے

برادر خورد محمد دین خان نے اپنے کنبہ کی کچھ کیفیت لکھی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: کہ شاہ ولی خان بن ستار محمد خان کے پانچ فرزند ہیں جن میں کریم اللہ خان مجہان اور عبداللہ خان و محمد دین خاں جو لاہور میں، ملازم ریلوے ہیں قابل ذکر ہیں۔ محمد دین خاں کا ایک ہی فرزند ہے۔ جس کا نام صادق فیض عالم ہے۔

## تاریخ اقوام پونچھ:

جداول کے صفحہ 619 پر تحصیل باغ کے مواضعات چک مصریاں وٹوپی وغیرہ کی بعض ایسی اقوام کا ذکر ہے جو ذات اور گوت کے لحاظ سے جنجوعہ راجپوت ہیں لیکن ان کے بزرگوں میں چونکہ کوئی بافندگی کا کام کر چکا ہے اس لیے بندوبست میں ایسی بے وسیلہ اقوام کے مہربانوں نے ان کو بافندہ درج کرا دیا ہے۔ حالانکہ یہاں تک معلوم ہوا ہے اب ان میں بافندگی کا کوئی کام نہیں کرتا یا کرتا ہے تو کوئی خال خال اور پھر اس کے ساتھ زراعت پر بھی اس کا گزارہ ہے۔ چک سریاں کے "مولوی" غلام علی خان نے جن کا ذکر جلد اول میں ہو چکا ہے اب اطلاع دی ہے کہ اسی برادری میں سے جو لعل خان کی اولاد سے ہے جو تحصیل باغ کے قریباً گیارہ بارہ۔

مواضعات اور ضلع راولپنڈی کی تحصیل کوہ مری کے موضع چھانا میں آباد ہے۔ موضع جنڈالہ کا محمد نور خان ولد علی خان قابل ذکر آدمی ہے۔ جس کی اپنی برادری کے علاوہ دیگر برادریوں میں بھی بلکہ حکام کے نزدیک بھی عزت ہے۔ اس کے تین فرزند ہیں۔ محمد رفیق خان۔ عبدالمجید خان۔ محمد یامین خان۔ ان کے علاوہ موضع جگ لڑی، کفل گڈھ، موضع پیل بنگراں اور رگلہ میں بھی اس برادری کے کئی آدمی ہیں۔

## میر عرف وائیں:

خواجہ اعظم کے پانچ فرزند تھے۔ خواجہ احمد۔ خواجہ لالہ۔ خواجہ عمر ٹھیکیدار باقی جو دو نام خواجہ تتل خواجہ شکر دین درج ہیں وہ سوتیلے بھائی ہیں۔ پھر صفحہ 534 کی پانچویں سطر میں لکھا ہے۔ کہ فقیر کی اولاد سے علی محمد صدر اور سلطان محمد قابل ذکر ہیں۔ یہ فقیر کی اولاد سے

نہیں۔ بلکہ اس کے بھائی کی اولاد سے ہیں۔ فقیر کے دو فرزند ہیں۔ سجانا در ممانا اور دونوں موجود ہیں۔ اور اپنی برادری میں فہمیدہ سمجھے جاتے ہیں۔

## جنجوعہ راجپوت پھگوائی:

کے حالات صفحہ 609 پر ختم ہوتے ہیں۔ آخری سطر کے بعد ذیل کی سطور پڑھی جائیں۔

سبحانوں خان کی آٹھویں پشت میں میاں دوست محمد خان و گل محمد خان پسران اللہ دتہ خان اس وقت موجود ہیں۔ جہاں دوست محمد خان لکھا پڑھا آدمی ہے اور پھگوائی میں سرکردہ بیان کیا جاتا ہے۔ سبحانوں کی اولاد میں ایک کرم دین خاں بھی گزرا ہے۔ اس کے دو فرزند ہیں۔ محمد خان و شکور محمد خان علاوہ ازیں اس برادری میں سخی محمد خاں ولد فقیر محمد خان حسین محمد خان وزیر محمد خان پسران جمعہ خان ور فقیر محمد خان بھی موجود ہیں۔

## منیال قوم سکنہ منکوٹ

کا ذکر اسی کتاب میں درج ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس قوم کا رشتہ بگھلیال۔ تھکیال دو مال قوم سے ہے۔ لیکن سردار فتح محمد خاں ممبر جموں و کشمیر اسمبلی رئیس علاقہ تھکیالہ پڑاوہ اور کئی دوسرے اصحاب یوں توں منیالوں کو راجپوت ہی تسلیم نہیں کرتے۔ اور تھکیالوں اور دو مالوں وغیرہ سے رشتہ لین دین کے متعلق تو وہ قطعاً انکاری ہیں اور مریخ جھوٹ بتاتے ہیں۔

......☆......

# تانترے دایہ آف لوہرن

تانترے قوم کا ذکر تاریخ اقوام کشمیر صفحہ 250 تا صفحہ 253 میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ ہندو عہد قدیم میں جب یہ قوم کشمیر کی دیگر قوموں کی طرح نامسلمان تھی اس کا بڑا اقتدار رہا ہے۔

لوہرن پونچھ کی وہی پرانی راجد ہانی ہے جس کے نام پر پونچھ کا نام پرانی تاریخوں میں لوہرین یا لوہرکوٹ وغیرہ مشہور ہے۔ حالانکہ پونچھ شہر اور لوہرن کا کافی فاصلہ ہے لوہرن میں پرانے کھنڈر بھی تک موجود ہیں۔

لوہرن کے تانتروں کا اصل وطن کشمیر ہی ہے۔ یہ لوگ علاقہ شاہ آباد ضلع اسلام آباد سے پونچھ میں آئے۔ اس زمانہ میں راجہ عبدالرزاق خان پونچھ کا فرمانروا تھا۔ اس قوم کا جو بزرگ سب سے پہلے پونچھ کے علاقہ راجپور منڈی میں آکر آباد ہوا اس کا نام لسہ تانترے تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں راجگان راٹھور کی اولاد کو دودھ پلایا تھا۔ اس لحاظ سے وہ اس زمانہ کے حکمران خاندان میں دودھ ماں کے لقب سے ملقب تھی اور لسہ تانترے دودھ باپ یا رضاعی باپ کہلاتا تھا اور اسی تعلق سے ان کا بڑا احترام ہوتا تھا۔ لیکن عوام میں لسہ تانترے۔ تانترے دایہ کے نام سے مشہور ہے اور یہی نام آج تک ان کی اولاد میں چلا آتا ہے۔

راجگان راٹھور نے لسہ تانترے اور اس کی اولاد کے ساتھ شاہانہ نوازشوں سے کام لیا۔ نمبرداری اور جاگیرداری اور لوہرن خاص میں اراضیات عطا کیں۔

لسہ تانترے کے دو فرزند تھے۔ امیر تانترے و دیندار تانترے۔ یہ خاندان جیسا کہ لکھا جا چکا ہے دایہ کے نام سے مشہور ہے۔ لوہرن میں اس کے دس بارہ گھر ہیں۔ اور وہ سب کے سب زراعت پیشہ اور مالکان اراضیات ہیں۔

# مولوی شیر علی خان دومال علاقہ تھکیالہ

علاقہ تھکیالہ پراوہ کی دومال قوم کے حالات تاریخ اقوام پونچھ کی جلد اول کے صفحہ 295 تا 313 پر تفصیل سے درج ہیں۔ دومال قوم کے ایک برگزیدہ بزرگ سائیں بہادر علی خان سکنہ دھروتی کا حال بھی لکھا جا چکا ہے۔ جو اپنے گاؤں کے نمبردار ہونے کے علاوہ سرکل کمیٹی کے ممبر اور ریلیف فنڈ کمیٹی کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ ان کے فرزند اکبر مولوی شیر علی خان اور ان کے دیگر بھائیوں اور ان کی اولاد کا تفصیلی ذکر بوجہ عدم گنجائش درج نہ ہوسکا تھا۔ اب حصہ دوم میں درج کیا جاتا ہے۔

سائیں بہادر علی خاں مرحوم کے چھ فرزند ہیں، سب سے بڑے مولوی شیر علی خان قادری قاضی گرد و نمبردار دھڑوٹی ہیں۔ جنہوں نے 1333ء میں حضرت مولوی فقیر اللہ صاحب قادری بکوٹی سے بیعت کی۔ اور اپنے مرشد کے حکم کے مطابق اپنے علاقہ میں نماز جمعہ کا اجرا کر کے مسلمانوں کو پابند شریعت بنانے کے علاوہ اشاعت وحصول علم کی طرف متوجہ کیا۔ نیز نسوار اور تمباکو کے خلاف جس کا کثیر اور صوبہ سرحد کی طرح تمام پونچھ میں بے حد رواج ہے جہادِ عظیم کھڑا کیا۔ آپ عدالت سشن کے اسیسر ہیں۔ اور مقامی وغیر مقامی حکام میں ذی عزت تصور کئے جاتے ہیں۔ آپ کے پاس حکام اعلیٰ پونچھ کی سندات بھی ہیں۔ 1931ء کی مردم شماری میں آپ نے جو کام کیا تھا۔ ہز ہائنس مہاراجہ بہادر جموں کشمیر کی گورنمنٹ نے بھی اس کے متعلق حسبِ ذیل سند درجہ دوم عطا کی تھی۔

بفرمان والا شان ہز ہائنس مہاراجہ بہادر یہ سند مولوی شیر علی خان آف تحصیل مہینڈر (پونچھ) کو ان قابل تعریف خدمات کے صلے میں جو نامزدہ نے مردم شماری کے کام متعلقہ ریاست میں بہ حیثیت سپروائزر (حلقہ دار) انجام دی ہیں عطا کی جاتی ہے۔ دستخط ڈی۔ این مہتہ ریونیو منسٹر گورنمنٹ جموں و کشمیر۔ آپ تعلیم و تدریس کے بھی بڑے حامی ہیں۔ سرکاری مدرسہ پہلے ایک غیر موزوں جگہ پر تھا۔ آپ کی قدمے ودرمے اعانت سے اب یہ مدرسہ ملحقہ مواصنعات کے عین مرکز موضع دسرانی میں منتقل ہوگیا ہے۔

آپ کے چار فرزند ہیں۔ (1) محمد بشیر علی خان جو مڈل سکول دھرم سالہ میں

سیکنڈری کی ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔(2) محمد نذیر علی خان (3) افتخار الزمان خان چھوٹی جماعتوں میں زیر تعلیم ہیں۔سب سے چھوٹا محمد وحید الزمان خان شیر خوار ہے۔

مولوی شیر علی خان کے دوسرے بھائی منشی میر محمد خان مدرس کے دو فرزند ہیں۔ محمد اسلم خان زیر تعلیم اور محمد امتیاز خان خورد سال۔حکام متعلقہ نے آپ کی کارکردگی پر ہمیشہ خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔تیسرے بھائی کا نام شاہ محمد خان ہے۔جو اپنے زراعتی کاروبار میں مصروف ہے۔برادری کے اکثر تنازعات آپ کے حسن تدبر سے پرائیویٹ طور پر ہی طے ہوجاتے ہیں۔آپ کے حسب ذیل تین فرزند ہیں۔محمد اصغر خان۔پرائمری پاس ہے۔ محمد رفیق خان زیر تعلیم اور محمد داؤد الرحمان خان خورد سال۔چھوٹے بھائی کا نام اسمٰعیل خان ہے۔جس کا انتقال ہو چکا ہے۔اس کے دو فرزند محمد اعظم خان و محمد عتیق اللہ خان موجود ہیں۔ چھٹے بھائی کا نام غلام حسین خان ہے۔وہ بھی فوت ہو چکا ہے۔اس کے دو فرزند محمد عبد الرشید خان (پرائمری پاس) محمد اظہار الحق خان موجود ہیں۔

## خاندان شیخ مولوی عبد الصبور:

کے حالات میں تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ 480 پر مولوی سعید اللہ کے فرزندوں کے نام محمد حمید اللہ و محمد نصیر اللہ درج ہیں۔یہ سہو کتابت ہے۔دراصل یہ دونوں مولوی محمد عطا اللہ امام مسجد کے فرزند ہیں۔اور مولوی سعید اللہ کے فرزندوں کے نام ثناء اللہ اور واحد اللہ ہیں اور وہ دونوں دیہات میں تجارت کا کاروبار کرتے ہیں۔

راجہ سکھدیو سنگھ اور راجہ جگت دیو سنگھ جی سابق والیان پونچھ اور وزرائے پونچھ خان بہادر چوہدری محمد الدین اور خان بہادر میر حسین شاہ کی طرف سے مولوی عطاء اللہ کو ان کی خدمات اور خیر خواہی اور وفاداری کے صلہ میں سندات ملی ہوئی ہیں۔چنانچہ اس سند کے الفاظ جس پر راجہ سکھدیو سنگھ آنجہانی اور خان بہادر چوہدری محمد دین کے دستخط ہیں حسب ذیل ہیں ۔چونکہ آپ نے گذشتہ قحط سالی اور کالرا میں پبلک امداد نہایت جانفشانی و خیر خواہی سے کی ہے ۔لہٰذا ان خدمات ستودہ کے صلہ میں یہ سند بطور اظہار خوشنودی مابدولت عطا کی جاتی ہے۔یکم بیساکھ 1979ب۔1988ب۔1989ب ۔کے ایام شورش پونچھ کی خدمات کے صلہ

میں راجہ جگت دیو سنگھ جی نے آپ کو تاحیات دس روپے ماہوار کا وظیفہ بھی عطا کر رکھا تھا۔

## موضع کریلہ تحصیل مہینڈر:

میں شفیع اللہ خان ولد دلاور خان ایک اچھا زمیندار گزرا ہے۔ ان کے تین فرزند ہیں۔ سید اللہ خان۔ منشی خان۔ عنایت اللہ خان۔ ان کی زمین کافی ہے۔ سید اللہ خان گھر میں زمیندارہ کا کام کرتا ہے۔ منشی خان ریزرو فوج میں دس سال رہ کر اب بمقام لاہور ریلوے جنرل سٹور میں ملازم ہے۔ اور عنایت اللہ خان چھاؤنی پونہ میں محکمہ ملٹری میں ہے۔ منشی خان کا ایک لڑکا بنام محمد یٰسین عمر تین چار سال موجود ہے۔ اسی برادری میں سیف علی خان مرحوم کا لڑکا رحمت اللہ خان ہے۔ جو گھر ہی میں زمیندارہ کا شغل رکھتا ہے۔

## کھکیال راجپوتوں:

کے حالات میں صفحہ 307 پر سردار نور محمد خان نمبردار دھروتی کا نام آتا ہے۔ سردار نور محمد خان کا ایک ہی لڑکا بنام محمد زمان خان ہے۔ وہ مڈل پاس ہے۔ اس کی عمر 19-18 سال ہے۔ وہ ایک وجیہہ جوان ہے۔ فوجی افسروں نے اس کو تعلیم یافتہ اور اچھے گھرانے کا دیکھ کر سپاہی بھرتی کرنے کی بجائے براہ راست لانس نائک بھرتی کیا۔ چنانچہ اس وقت وہ چھاؤنی میاں میر لاہور کی سپلائی فسٹ پرسنل کمیٹی میں ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ نوجوان لڑکا جلد ترقی کر جائے گا۔

## شیخ نبی بخش صاحب نظامی:

جن کا اخبار الجاہد اپنی سخت جانی کی بدولت ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام کا مصداق ہے۔ میونسپلٹی پونچھ کے ممبر ہیں اور اپنے فرائض بہ حیثیت میونسپل کمشنر نہایت جرأت اور دلیری سے ادا کرتے ہیں۔ آپ سو لجرز بورڈ تحصیل حویلی پونچھ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ اور آج کل تذکرہ مشاہیر پونچھ مرتب کر رہے ہیں۔ آپ کی تحریری وتقریری قابلیت مسلمہ ہے۔

......☆......

ختم

تاریخ اقوامِ پونچھ
محمد الدین فوق

تاریخ اقوامِ پونچھ
محمد الدین فوق